B.A. Part I
Subject - Urdu (Hons)
Sec - Prose (نثر)
Paper - II

پطرس بخاری کا تعارف اور ان کے مضامین کا تذکرہ

Pitras Bokhari Ka Ta-a-ruf aur Unke Mazameen Ka Tazkirah

اردو ادب کی دنیا میں پطرس بخاری کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ آج کے اس درس میں ان کے داخل نصاب مضامین کا تجزیہ کرنے سے پہلے ان کی شخصیت کے بارے میں پڑھیں گے، اور مہ جان کاری ہم "مضامین پطرس" کے تیسرے ایڈیشن جو فروری ۲۰۱۸ء میں شائع ہوا ہے، اس کے حوالے سے حاصل کریں گے۔ جس کا مقدمہ شمس الرحمن فاروقی نے لکھا ہے۔

پطرس بخاری کا اصل نام سید احمد شاہ بخاری ہے۔ قلمی نام "پطرس" ہے ان کے والد کا نام سید اسد اللہ شاہ بخاری تھا۔ پطرس کی پیدائش یکم اکتوبر ۱۸۹۸ء کو موجودہ پاکستان کے پشاور میں ہوئی۔ اور ان کی وفات ۵ دسمبر ۱۹۵۸ء کو نیو یارک میں ہوئی۔ انہوں نے ۱۹۱۲ء میں میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ اور ۱۹۱۵ء میں انٹر کا امتحان اعلا نمبروں سے پاس کیا۔ اپنی آگے کی تعلیم جاری رکھتے ہوئے ۱۹۱۷ء میں گورنمنٹ کالج لاہور سے بی۔ اے کا امتحان پاس کیا۔ اپنی صلاحیت و قابلیت کی وجہ سے ۱۹۱۹ء میں گورنمنٹ کالج میگزین "راوی" کے مدیر مقرر ہوئے۔ آپ کا مشہور و معروف اور معرکۃ الآرا مضمون "سستے" اسی میگزین میں شائع ہوا تھا۔ ۱۹۲۲ء میں انہوں نے گورنمنٹ کالج لاہور میں لیکچرار کی حیثیت سے اپنی خدمات انجام دی۔ بعد میں آپ کو سنٹرل کالج میں انگریزی ادب کا استاد مقرر کر دیا گیا۔

پطرس کی علمی تشنگی یہیں پر ختم نہیں ہوئی۔ بلکہ ۲۶-۱۹۲۵ء میں اعلا تعلیم کے لئے انگلستان کا سفر کیا۔ اور کیمبرج یونیورسٹی میں داخلہ لیا۔ وہاں انہوں نے انگریزی ادب میں Tripos کی سند اول درجہ میں حاصل کی۔ ۳۲-۱۹۳۱ء میں پنجاب ٹیکسٹ بک کمیٹی کے سکریٹری مقرر ہوئے۔ ۱۹۳۷ء میں اسسٹنٹ کنٹرولر آل انڈیا ریڈیو اور ۱۹۴۰ء میں کنٹرولر جنرل آل انڈیا ریڈیو مقرر ہوئے۔ ۱۹۴۷ء میں گورنمنٹ کالج لاہور کے پرنسپل مقرر ہوئے۔ ہندوستان کی آزادی کے بعد اور قیام پاکستان کے بعد ۱۹۵۲ء میں اقوام متحدہ میں پاکستان کے مستقل نمائندہ مقرر ہوئے۔ آپ کی داخل نصاب کتاب "مضامین پطرس" پہلی بار ۱۹۳۰ء میں شائع ہوئی۔

آپ کے مشہور و معروف اساتذہ درج ذیل ہیں۔ مرزا محمد سعید دہلوی Peter Watkins آئی۔ اے۔ رچرڈس، C.S. Lewis، پروفیسر ٹلیارڈ اور پروفیسر Arthraovriouch

آپ نے اپنا قلمی نام "پطرس" اپنے استاد پیٹر واٹکنس کو خراجِ عقیدت کے طور پر اختیار کیا تھا۔ انگریزی نام "Peter" کا عربی اور اردو روپ "پطرس" ہے۔

داخلِ نصاب کتاب "مضامینِ پطرس" میں صرف گیارہ مضامین شامل ہیں۔ پطرس بخاری کا کمال ہے کہ پطرس نے صرف گیارہ مضامین تحریر کر کے اردو ظرافت نگاری کی دنیا میں جو مقام و مرتبہ حاصل کیا ہے، وہ طنز و ظرافت کے دوسرے مصنفین کے حصے میں نہیں آ سکا۔
کل گیارہ مضامین درج ذیل ہیں۔ (۱) ہاسٹل میں پڑھنا۔ (۲)۔ سویرے جو کل آنکھ میری کھلی (۳) کتے۔ (۴) اردو کی آخری کتاب (۵) میں ایک میاں ہوں (۶) مرید پور کا پیر (۷) انجامِ بخیر (۸) سینما کا عشق (۹) میبل اور میں (۱۰) مرحوم کی یاد میں اور (۱۱) لاہور کا جغرافیہ۔

مندرجہ بالا گیارہ مضامین سے صرف سات ہی مضامین داخلِ نصاب ہیں۔
جو درج ذیل ہیں۔

۱۔ سویرے جو کل آنکھ میری کھلی۔
۲۔ کتے۔
۳۔ میں ایک میاں ہوں۔
۴۔ مرید پور کا پیر۔
۵۔ میبل اور میں۔
۶۔ مرحوم کی یاد میں۔
۷۔ لاہور کا جغرافیہ۔